سوال

(70) مسجد ضرار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ارشاد باری تعالیٰ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ

کیا معنی ہیں اور عمارت سے کیا مقصود ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس مسجد ضرار کا ذکر کیا ہے جسے منافقوں نے مسجد قبا کے قریب تعمیر کیا تھا اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر کیا ہے :

وَالَّذينَ اتَّخَذوا مَسجِدًا ضِرارًا وَكُفرًا وَتَفريقًا بَينَ المُؤمِنينَ وَإِرصادًا لِمَن حارَبَ اللَّهَ وَرَسولَهُ مِن قَبلُ ۚ وَلَيَحلِفُنَّ إِن أَرَدنا إِلَّا الحُسنىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشهَدُ إِنَّهُم لَكٰذِبونَ ١٠٧ ... سورة التوبة

''اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے ان اغراض کے لیے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس سے پہلے سے اللہ اور رسول کا مخالف ہے، اور قسمیں کھا جائیں گے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں، اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا :

لا تَقُم فيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقوىٰ مِن أَوَّلِ يَومٍ أَحَقُّ أَن تَقومَ فيهِ ۚ فيهِ رِجالٌ يُحِبّونَ أَن يَتَطَهَّروا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ المُطَّهِّرينَ ١٠٨ أَفَمَن أَسَّسَ بُنيٰنَهُ عَلىٰ تَقوىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضوٰنٍ خَيرٌ أَم مَن أَسَّسَ بُنيٰنَهُ عَلىٰ شَفا جُرُفٍ هارٍ فَانهارَ بِهِ فى نارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لا يَهدِى القَومَ الظّٰلِمينَ ١٠٩ لا يَزالُ بُنيٰنُهُمُ الَّذى بَنَوا رِيبَةً فى قُلوبِهِم إِلّا أَن تَقَطَّعَ قُلوبُهُم ۗ وَاللَّهُ عَليمٌ حَكيمٌ ١١٠ ... سورة التوبة

''آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں، اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔ پھر آیا ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے پر اور اللہ کی خوشنودی پر رکھی ہو، یا وہ شخص، کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی کے کنارے پر جو کہ گرنے ہی کو ہو، رکھی ہو، پھر وہ اس کو لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے، اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو سمجھ ہی

نہیں دیتا-ان کی یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کی بنیاد پر (کانٹا بن کر) کھٹکتی رہے گی، ہاں مگر ان کے دل ہی اگر پاش پاش ہوجائیں تو خیر، اور اللہ تعالیٰ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے۔''

تو عمارت سے مراد یہ مسجد ہے جسے ان منافقوں نے اپنی ان اغراض کے لیے بنایا تھا جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے 'یعنی نقصان پہنچانے کے لئے کفر کا اظہار کرنے کے لیے مومنوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لیے اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والوں کے لیے ایک گھات مہیا کرنے کے لئے!اور ارشاد باری تعالیٰ :

لايَزالُ بُنيـٰنُهُمُ الَّذى بَنَوا ريبَةً فى قُلوبِهِم إِلّا أَن تَقَطَّعَ قُلوبُهُم... [١١٠](#) ... سورة التوبة

''ان کی یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کی بنیاد پر (کانٹا بن کر) کھٹکتی رہے گی، ہاں مگر ان کے دل ہی اگر پاش پاش ہوجائیں تو خیر۔''

کے معنی یہ ہیں کہ یہ لوگ ہمیشہ شک اور قلق واضطراب میں رہیں گے کیونکہ یہ عمارت ایسی عمارت تھی جسے معصیت کے لیے تعمیر کیا گیا تھا' جس کی وجہ سے ان لوگوں اس تاثیر برقرار رہے گی۔ ان کے دل ہمیشہ قلق واضطراب ریب وحزن اور غم وفکر میں بتلا رہیں گے الایہ کہ ان کے دل پاش پاش ہوجائیں۔ یعنی ان کا یہ قلق واضطراب اور حزن وملال موت سے پہلے ختم نہیں ہوگا اور موت سے یہ اگر یہ قلق واضطراب اور غم وفکر دور ہوجائے گا تو اس کے بعد عذاب شدید سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا 'والعیاذ باللہ! اور اس آیت کریمہ کے آخر میں فرمایا کہ (واللہ علیم حکیم) یعنی اللہ اس علم وحکمت کے ساتھ موصوف ہے جس کو یہ مبارک نام متضمن ہیں کیونکہ اللہ عزوجل کے اسمائے حسنیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات پر دلالت کو متضمن ہیں نیز یہ اسماء ان صفات کو بھی شامل ہیں جو مطابقت (قیاس) یا تضمنی اور التزامی دلالت کے ذریعے سے حاصل ہوں۔ پس علیم وہ ذات ہے جس سے زمین وآسمان کی کوئی چیز بھی مخفی نہیں جو اپنے سابق ولاحق اور ازلی وابدی کے ساتھ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے کہ نہ اسے جہالت سے سابقہ پڑتا ہے اور نہ اسے نسیان ہی لاحق ہوتا ہے۔ اور حکیم وہ ہے کہ حکمت بالغہ کے ساتھ اس نے یہ کارخانہ قدرت ترتیب دیا ہے۔ حکمت کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ تمام امور کو ان کی اپنی جگہ پر رکھا جائے۔ حکیم کا لفظ حکم سے مشتق ہوسکتا ہے تو اس صورت میں حکیم کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ ذات گرامی جس کا دنیا وآخرت میں حکم چلتا ہے۔ اور حکم سے حکم کونی وشرعی دونوں مراد ہیں اور اس کے یہ دونوں حکم ہی ہر حال میں حکمت پر مبنی ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج4ص71

محدث فتویٰ